مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
10 جولائی، 2026ء (بمُطابِق: 24 مُحَرَّم شریف، 1448ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام (پارہ: 28، سورۂ حشر: 19)

خُود سے بیگانے لوگ

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. عذابِ اِلٰہی کا پہلا دروازہ صفحہ: 05
✿.. گُناہ کو کم سمجھنا مُنافِق کی نشانی صفحہ: 09
✿.. نجات اپنی اِصلاح سے ملے گی صفحہ: 11
✿.. انسان کی اَصْل قیمت صفحہ: 19

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے:

مَنْ قَالَ: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ فَقَدْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِہٖ سَبْعِیْنَ بَابًا مِّنَ الرَّحْمَةِ وَ اُلْقِیَ مَحَبَّتُہٗ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ فَلَا یُبْغِضُہٗ اِلَّا مَنْ فِیْ قَلْبِہٖ نِفَاقٌ

ترجمہ: جو کہے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ اس نے اپنے اوپر رحمت کے 70 دروازے کھول لیے، اُس کی محبّت لوگوں کے دِلوں میں ڈال دی جائے گی اس سے بُغض نہ رکھے گا مگر وہ جس کے دِل میں نِفاق ہو گا۔[1]

تم تھے خوش جب ربّ نے ہم کو خیرِ اُمّت کر دیا
رحمتِ عالَم ہمارے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلام
خیرِ اُمّت کر کے اپنی رحمتوں میں دَھر لیا
صدقے تیرے ہیں پیارے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...کشف الغمہ، جلد: 1، صفحہ: 327۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾

(پارہ:28، سورۂ حشر:19)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم

ترجَمہ کنزُ العِرفان: اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے اللہ کو بُھلا دیا تو اللہ نے انہیں ان کی جانیں بُھلا دِیں، وہی نافرمان ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ: 28، سورۂ حشر کی آیت: 19 سُننے کی سعادت حاصِل کی، بہت ہی فِکْر انگیز اور دِل کو جھنجھوڑ دینے والی آیتِ کریمہ ہے۔

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

اللہ پاک نے فرمایا:

وَ لَا تَكُوْنُوْا (پارہ:28، سورۂ حشر:19)	ترجَمہ: اور نہ بنو!

کیا نہیں بننا؟ فرمایا:

كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ (پارہ:28، سورۂ حشر:19)	ترجَمہ: ان لوگوں کی طرح جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا۔

❁ مثلاً: فرعون نے اللہ پاک کو بُھلایا تو فرعون جیسے نہ بنو ❁ ہامان نے اللہ پاک کو بُھلایا، تم ہامان جیسے نہ بنو ❁ قارون نے اللہ پاک کو بُھلایا، تم قارون جیسے نہ بنو ❁ نمرود ❁ شَدّاد ❁ قومِ ثمود ❁ قومِ عاد ❁ اَبُوجَہْل ❁ عُتْبَہ ❁ شَیْبَہ وغیرہ ان سب نے اللہ پاک کو

بُھلا یا دیا، تم ان جیسے مت بننا۞ اسی طرح اپنے زمانے پر غور کرتے جائیے! ہر وہ شخص جس نے اللہ پاک کو بُھلا دیا، دُنیا میں، دُنیاوِی نعمتوں میں غرق ہو کر خُداوندِ قُدُّوس کی یاد سے بیگانہ ہو گیا، فرمایا: اس جیسے ہر گز مت بننا۔

اب سُوال یہ ہے کہ ان لوگوں نے اللہ پاک کو بُھلایا تو اُن کے ساتھ کیا ہوا؟ اور اگر خُدا نخواستہ ہم اُن جیسے ہو جائیں تو ہمارے ساتھ کیا ہو گا؟ اللہ پاک نے فرمایا:

فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۱۹ (پارہ:28، سورۂ حشر:19)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: تو اللہ نے انہیں ان کی جانیں بُھلادِیں، وہی نافرمان ہیں۔

اللہُ اکبر! یہ ایک عجیب سزا ہے، انسان نے اللہ پاک کو بُھلایا تو اُس پر پتھر نہیں برسے، سخت زلزلے نہیں آئے، آگ نہیں برسی بلکہ **اس کو خُود اپنا آپ بُھلا دیا گیا** اور جب انسان کو اپنا آپ بُھول گیا تو اپنی سرکشی کے سبب عذاب کا مُستَحَق ہو گیا۔

روزِ قیامت اَندھا کر کے اُٹھایا جائے گا

پیارے اسلامی بھائیو! یہ یادر کھیے! سب سے سخت تَرِین عذاب یہی ہے کہ آدمی **اپنے آپ** کو بُھول جائے۔ قرآنِ کریم میں ہے: جو لوگ اللہ پاک کو، اللہ پاک کی یاد کو بُھول جاتے ہیں، ذِکرِ اِلٰہی سے مُنہ پھیر لیتے ہیں، ان کے لیے یہ دُنیا کی زندگی بھی تنگ کر دی جاتی ہے اور روزِ قیامت اُنہیں اَندھا کر کے اُٹھایا جائے گا۔ اب وہ شخص اللہ پاک کے حُضُور عرض گزار ہو گا:

رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْۤ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِیْرًا ۝۱۲۵ (پارہ:16، سورۂ طٰہٰ:125)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اے میرے ربّ! تُو نے مجھے اندھا کیوں اُٹھایا حالانکہ میں تو دیکھنے والا تھا؟

اللہ پاک فرمائے گا:

كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾ (پارہ:16، سورۂ طٰہٰ:126)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اسی طرح ہماری آیتیں تیرے پاس آئی تھیں تو تُو نے انہیں بُھلا دیا اور آج اسی طرح تجھے چھوڑ دیا جائے گا۔

اللہُ اکبر! پتا چلا؛ جب بندا اللہ پاک کو، اللہ پاک کے ذِکْر کو بُھول جاتا ہے تو اُسے اُس کی اپنی ہی ذات بُھلادی جاتی ہے، جب اُس کی اپنی ہی ذات بُھلادی جائے تو نتیجے بھیانک ہو جاتے ہیں۔

عذابِ اِلٰہی کا پہلا دروازہ

یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ **خُود کو بُھول جانا** عذابِ اِلٰہی کا دَرْوازہ ہے، جب بندہ خُود کو بُھول جاتا ہے تو خُود اپنے پیروں پر چل کر عذابِ اِلٰہی کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے، بڑھتا چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ عذاب میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اللہ پاک نے پچھلی قوموں کا ذِکْر کیا، فرمایا:

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ (پارہ:7، سورۂ انعام:44)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: پھر جب انہوں نے ان نصیحتوں کو بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھیں۔

یعنی اُن کو جن نیک اعمال کی نصیحت کی گئی تھی، جب وہ اُن نصیحتوں کو بُھول گئے، پھر کیا ہوا؟ ❁ کیا اُن پر فوراً پتھر برسے؟ نہیں...!! ❁ کیا اُن پر فوراً زلزلے آئے؟ نہیں...!! ❁ کیا اُسی وقت زمین پھٹی اور وہ اندر دھنس گئے؟ نہیں...!! ❁ کیا اُسی وقت اُن پر چنگھاڑ کا عذاب آگیا؟ نہیں...!! ❁ کیا اُسی وقت اُن پر رِزْق بند کر دیا گیا؟ نہیں...!! پھر کیا ہوا؟ فرمایا:

فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: تو ہم نے ان پر ہر چیز کے

(پارہ:7، سورۂ انعام:44) | دروازے کھول دیئے۔

اللہُ اکبر! اُنہوں نے نمازیں چھوڑیں، اللہ پاک کا ذِکْر چھوڑا، نیک اعمال چھوڑے، ماں باپ کی فرمانبرداری چھوڑی، انبیائے کرام علیہمُ السّلام کی اطاعت چھوڑی، نتیجے میں ہر چیز کے دروازے اُن پر کھول دیئے گئے ❁ آسمان سے اُن پر بارشیں برسیں ❁ زمین نے اُن کے لیے سونا اُگایا ❁ رِزْق کی اُن کے پاس فراوانی ہوگئی ❁ وہ اُوپر نیچے سے مال و دولت میں گھر گئے، مال ہی مال، دُنیا ہی دُنیا اُن کے پاس جمع ہو گئی۔[1]

حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا

(پارہ:7، سورۂ انعام:44)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: یہاں تک کہ جب وہ اس پر خوش ہو گئے جو انہیں دی گئی۔

افسوس! ❁ اب وہ نعمتوں میں کھو گئے، نعمتیں دینے والے کو بالکل بُھول گئے ❁ اب وہ اپنی موت کو بُھول گئے، دُنیا میں کھو گئے ❁ خُود کو بُھول گئے، غفلت میں سر تاپا غرق ہو گئے۔ پھر

اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝۴۴

(پارہ:7، سورۂ انعام:44)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا پس اب وہ مایوس ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھیے! لوگوں نے اللہ پاک کو، اللہ پاک کے دِین کو، نیک اعمال کو بُھلایا تو سب سے پہلے اُن کو کیا سزا دی گئی؟ انہیں غفلت میں ڈال دیا گیا اور وہ خُود کو بُھول گئے۔ جب وہ پُوری طرح اپنے آپ سے بیگانے ہو گئے تو اسی غفلت میں اُن پر عذاب کا کوڑا برسا اور وہ ہلاک و برباد ہو گئے۔

پتا چلا؛ خُود کو بُھول جانا عذابِ اِلٰہی کا دروازہ ہے۔ پہلے بندہ اللہ پاک کو بُھولتا ہے، اس کی سزا میں خُود کو بُھولتا ہے، پھر عذاب کا مُستَحِق ہو جاتا ہے۔

---

1 ... تفسیر طبری، پارہ:7، سورۂ انعام، زیرِ آیت:44، جلد:5، صفحہ:192، رقم:13233 مفصلاً۔

کیا ہم خُود کو یاد رکھے ہوئے ہیں...؟

اب یہاں وہ لوگ غور کریں؛ ❁ جو نماز نہیں پڑھتے ❁ جو نیکیاں نہیں کرتے ❁ اللہ پاک کو یاد نہیں کرتے ❁ افسوس! ہمارے مُعَاشرے میں ایسے بھی لوگ ہیں جو سال میں صِرْف 2 نمازیں یعنی عیدُ الْفِطر اور عیدُ الْاَضْحٰی کی ہی نماز پڑھتے ہیں، اس کے عِلاوہ کبھی مسجد کا رُخ ہی نہیں کرتے ❁ بعض ایسے بھی ہیں، جو یہ 2 نمازیں بھی نہیں پڑھتے ❁ ایسے بھی ہیں جنہیں دِن بھر خُدا کا نام لینے کی توفیق ہی نہیں ملتی، صبح نماز قضا کر کے اُٹھتے ہیں، رات کو فلمیں دیکھتے سو جاتے ہیں ❁ گالیاں، گندی باتیں، ان کے مُنہ پر سجی ہوتی ہیں، ہاں! خُدا کا نام ہے جو انہیں یاد ہی نہیں آتا ❁ کتنے ہیں جو دُنیاوِی مُعاملات میں کھوئے ہوئے ہیں ❁ پہلے ایک کاروبار تھا، اب دوسرا بھی بنا لیا، مَصرُوفیت اور بڑھ گئی ❁ پھر 3 شاخیں کھول لیں مصروفیت اور بڑھ گئی، ہر طرف سے مال ہی مال آرہا ہے اور بندہ اس کے اندر دھنستا چلا جارہا ہے ❁ کتنے ہیں جنہیں مال و دولت اور دُنیاوِی عہدے اور مَنْصَب کی طلب ہی راتوں کو سونے نہیں دیتی، کاش! مجھے گاڑی مل جائے، کاش! میرے پاس بھی بڑا سا بنگلہ ہو، کاش! مجھے فُلاں نَوکری مِل جائے تو امیر ہو جاؤں، بَس انہیں فِکروں میں ہیں:

صُبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے | عُمر یُونہی تمام ہوتی ہے

ان چکروں میں پڑ کر ❁ کتنی نمازیں قضا ہوئیں، یاد ہی نہیں ہے ❁ کتنے روزے چھوٹے مَعْلُوم ہی نہیں ہے ❁ کہاں کہاں رِشْوتیں دے کر گُناہوں میں گرفتار ہو رہے ہیں، احساس ہی نہیں ہے ❁ کتنے جُھوٹ بَول چکے ہیں ❁ سُود کی آفت میں پھنس رہے ہیں ❁ دوسروں کو دھوکا دے کر اپنے لیے جہنّم کمارہے ہیں، ان باتوں کی طرف تَوَجُّہ ہی نہیں

ہے۔ یہ بھی خُود کو بُھول جانا ہی ہے۔

(1): خُود کو بُھولنا؛ یعنی گُناہ بُھول جانا

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے: اس سے بڑھ کر ظالِم اور کون ہو گا...؟ جو

نَسِیَ مَاقَدَّمَتْ یَدٰهُ ؕ (پارہ:15، سورۂ کہف:57)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: ان اعمال کو بھول جائے جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔

یعنی بہت بڑا ظالِم ہے وہ شخص جو اپنے لیے آخرت میں گُناہوں کا ذخیرہ کر رہا ہے مگر اسے احساس تک نہیں ہے کہ میں آگے کیا بھیج رہا ہوں۔[1]

گُناہ بُھولنے کی مثالیں

دیکھیے! ❁ ہمارے ہاں کتنے ہیں جو جھوٹ بولتے ہیں اور یقین مانیے! عین جُھوٹ بولتے وقت بھی انہیں مَعْلُوم نہیں ہوتا کہ میں جُھوٹ بول چکا ہوں ❁ غیبت کرتے ہیں مگر احساس تک نہیں ہوتا کہ میں غیبت کر رہا ہوں ❁ بلکہ اب تو حالات ایسے ہیں کہ لوگ کُفْرِیہ جملے تک بول دیتے ہیں مگر مَعْلُومَات کی اتنی کمی ہے، انہیں مَعْلُوم ہی نہیں ہوتا کہ میں نے ابھی جو جملہ بولا ہے، یہ کُفْرِیہ تھا اور میں ایک جملے میں اپنے ایمان کا سودا کر چکا ہوں۔ یونہی مزید غور کیجیے! ❁ کتنے ایسے ہیں جو نمازیں قضا کرتے ہیں مگر ان کو گُناہ کا احساس تک نہیں ہوتا ❁ ماہِ رمضان کا پُورا مہینا روزے نہیں رکھتے مگر مَجَال ہے کہ اُن کے چہرے پر کوئی شرمندگی نظر آجائے ❁ گالیاں بکتے ہیں اور قہقہے لگا رہے ہوتے ہیں۔ یہ کیا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا:

نَسِیَ مَاقَدَّمَتْ یَدٰهُ ؕ	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: ان اعمال کو بھول جائے

1... تفسیر نسفی، پارہ:15، سورۂ کہف، زیرِ آیت:57، جلد:2، صفحہ:307 خلاصۃً۔

(پارہ:15، سورۂ کہف:57) | جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔

یعنی یہ بہت بڑا ظالم ہے جو اپنے گُناہوں کو بُھول جاتا ہے۔

گُناہ کو کم سمجھنا مُنافِق کی نشانی

حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِ

یعنی مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں وہ پہاڑ اس پر گر نہ جائے۔

وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى اَنْفِهٖ

جبکہ مُنافِق اپنے گناہ کو ایسا دیکھتا ہے، گویا ایک مکھی ہے جو اس کی ناک پر سے گزر گئی۔[1]

اللہ! اللہ! مَعْلُوم ہوا کہ گناہ کو مَعْمُولی سمجھنا مُنافِق کی نشانی ہے۔ آہ! آج ہمارے ہاں تو یہ مَعْمُول کی بات ہو گئی ہے ❁ لوگ گناہ کرتے ہیں ❁ نمازیں قضا ہوتی ہیں ❁ مسجدیں ویران ہیں ❁ بازاروں میں جُھوٹ، دھوکہ، دغا بازی عام ہے ❁ گھر گھر گویا سینمے بنے ہوئے ہیں ❁ فلمیں، ڈرامے، موسیقی وغیرہ گھر گھر چل رہی ہے، اس کے باوجود ان گناہوں کا ہمیں احساس تک نہیں ہوتا۔

بڑے اور چھوٹے گُناہ میں فرق

علمائے کرام فرماتے ہیں: بندے سے جب گُناہ ہو اور وہ اسے مَعْمُولی نہ سمجھے، بہت بڑا گُناہ خیال کرے اور اللہ پاک سے ڈر جائے تو ایسا گُناہ رَبّ کے حُضُور چھوٹا ہے (یعنی اس کے

---

1 ...بخاری، کتاب الدعوات، باب التوبۃ، صفحہ:1559، حدیث:6308۔

اس خوف اور ڈر کے سبب وہ گُناہ بخش دیا جاتا ہے) اور اگر بندہ گُناہ کرے، پھر اسے مَعْمُولی خیال کرلے تو وہ گُناہ بہت بڑا ہے کیونکہ اس پر نہ اسے شرمندگی ہوگی، نہ وہ اسے چھوڑے گا، نہ اس کی معافی کا سامان ہوسکے گا۔[1]

(2): خُود کو بُھولنا؛ یعنی دوسروں کو سمجھانا، خُود کو بھولنا

پیارے اسلامی بھائیو! خُود کو بُھول جانے کی ایک اَور صُورت بھی ہے، اللہ پاک نے فرمایا:

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:44)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھولتے ہو۔

پتا چلا؛ دوسروں کو نیکی کا حکم دینا مگر خُود بُرائیوں میں پھنسے رہنا، یہ بھی خُود کو بُھول جانا ہے۔

ہم اور ہمارے حالات

اب یہ صُورتِ حال بھی مُعاشرے میں دیکھ لیجیے! ❁ اپنے اِرْد گرد نظر دوڑا لیجیے! آج کے زمانے میں آپ کو نصیحت کرنے والے زیادہ اور نصیحت لینے والے کم ملیں گے ❁ نصیحت کرنے والوں کا تو یہ عالَم ہے کہ چِٹّا اَنْ پڑھ بندہ، جسے اَلِف سے باء کا بھی پتا نہیں ہے، وہ بھی **مُعَاشرے** پر تبصرے جھاڑ رہا ہوتا ہے ❁ یہ جملہ تو آپ نے ہر دوسرے یا تیسرے شخص سے سُنا ہی ہوگا: بَس جِی! لوگ بہت خراب ہوگئے ہیں، **بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا** ❁ کئی ایسے ملتے ہیں جو دن بھر میں الفاظ کم اور گالیاں زیادہ نکالتے ہیں، وہ بھی آپ کو چند منٹ کے اندر اندر بیسیوں نصیحتیں کردیں گے ❁ افسوس! ہم ایک چھوٹے سے شہر کے چھوٹے سے محلے کی چھوٹی سی گلی میں رہنے والے گلی کی نکر پر بیٹھے حکومتوں کو مشورے دے رہے ہوتے ہیں، ان کو

---

1 ...تنبیہ الغافلین، باب ماجاء فی الذنوب، صفحہ:209۔

نصیحتیں کر رہے ہوتے ہیں کہ تمہیں مُلک چلانا نہیں آتا، ہم سے سیکھ لو!

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ دوسروں کو نصیحت کرنے کے مُتَعَلِّق ہمارا یہ انداز ہے، اور خُود کی حالت دیکھ لیجیے! بابا بلھے شاہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں:

بُلّھے شاہ! اَسمَانِی اُڈِدیاں پھَڑ دَا اَیں | جِہڑَا گھر بَیٹّھا، اَوُنُوں پھَڑیَا ھِی نَئیں

مفھوم: آسمان میں اُڑتی چڑیا تو پکڑتے ہو، مثلاً: پُورے جہان پر تبصرے تو کرتے ہو مگر جو گھر بیٹھا چور ہے یعنی نفسِ اَمّارہ کا کبھی حساب لیا ہی نہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بھی خُود کو بُھول جانا ہے کہ آدمی دوسروں کو سمجھاتا پھرے مگر خُود کی اِصلاح پر غور ہی نہ کرے۔

نجات اپنی اِصلاح سے ملے گی

پارہ 30، سُوۡرَۃُ الشَّمۡس، آیت: 9 اور 10 میں اِرشاد ہوتا ہے:

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰىهَا ۙ﴿۹﴾ وَ قَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىهَا ؕ﴿۱۰﴾ (پارہ: 30، سورۂ والشمس: 9و10)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: بیشک جس نے نفس کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گیا اور بیشک جس نے نفس کو گُناہوں میں چُھپا دیا وہ ناکام ہو گیا۔

پتا چلا؛ جس نے اپنے نفس کو، اپنے اندر کو پاک کیا، وہ کامیاب ہو گا اور جس نے اپنے اندر کو پاک نہ کیا، چاہے ساری زِندگی تبصرے کرتے گزر گئی، ساری زندگی دوسروں کو سمجھاتے گزر گئی، اگر خُود کو نہ سَنوارا تو ناکامی مقدر ہو جائے گی۔

آگ کی قینچیاں

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

مَرَرۡتُ لَیۡلَۃَ اُسۡرِیَ بِیۡ عَلٰی قَوۡمٍ

ترجمہ: شبِ معراج میں ایک قوم کے پاس سے گزرا، (میں نے یہ مَنْظَر دیکھا کہ)

تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِّنْ نَارٍ

ترجمہ: کچھ لوگ ہیں، ان کی باچھیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جارہی ہیں۔

میں نے جبرائیل علیہ السَّلام سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا:

كَانُوْا يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ

ترجمہ: یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو نیکی کا حکم کرتے تھے مگر خُود کو بُھول جاتے تھے۔[1]

تم جہنّم میں کیوں پہنچ گئے...؟

ایک حدیث شریف میں ہے: روزِ قیامت جب جنّتی جنّت میں پہنچ جائیں گے، جہنمی جہنّم میں چلے جائیں گے، تب اَہْلِ جنّت جہنّم کی طرف جھانک کر دیکھیں گے تو وہاں کچھ لوگ نظر آئیں گے، اب اَہْلِ جنّت کہیں گے:

بِمَ دَخَلْتُمُ النَّارَ؟ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ اِلَّا بِمَا تَعَلَّمْنَا مِنْكُمْ

ترجمہ: یعنی: تُم جہنّم میں کیسے پہنچ گئے؟ اللہ پاک کی قسم! ہم تو تمہاری نصیحت پر عمل کر کے جنّت میں پہنچے ہیں۔

وہ کہیں گے:

اِنَّا كُنَّا نَقُوْلُ وَلَا نَفْعَلُ

ترجمہ: ہم تمہیں تَو نصیحت کرتے تھے مگر خُود عمل نہیں کیا کرتے تھے۔[2]

عمل سے زندگی بنتی ہے، جنّت بھی جہنّم بھی | یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نُوری ہے نہ نارِی ہے[3]

---

1 ...مصنف ابن شیبہ، کتاب المغازی، حدیث المعراج حین...الخ، جلد:8، صفحہ:446، حدیث:7 ملتقطاً۔

2 ... معجم اوسط، جلد:1، صفحہ:41، حدیث:99۔

3 ...کلیات اقبال، بانگ درا، صفحہ:305۔

(3): خُود کو بھولنا؛ یعنی موت کو بُھولنا

پیارے اسلامی بھائیو! میں، آپ، یہ پُوری کائنات، ہم سب فانِی ہیں، ہم سب نے اپنی اپنی بارِی پر موت کا ذائقہ چکھنا ہے، اس دُنیا سے جانا ہی جانا ہے۔ مگر اَفسوس! ہمیں یہ دُنیا یاد رہتی ہے، موت بُھول جاتی ہے۔ **یہ بھی خُود کو بُھول جانا ہے** کہ ہم اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِری کو بُھول جائیں، عیش و عشرت میں کھو کر قبر کے تنگ و تارِیک گڑھے کو ہم بُھول جائیں۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۚ فَالْیَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ یَوْمِهِمْ هٰذَاۙ

(پارہ:8، سورۂ اعراف:51)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکا دیا تو آج ہم انہیں چھوڑ دیں گے کیونکہ انہوں نے اپنے اِس دن کی ملاقات کو بُھلا رکھا تھا۔

اللہُ اکبر! پتا چلا؛ جو دُنیا کی عارضی، فانِی زندگی کے دھوکے میں آجائیں، یہاں کی عیش و عشرت میں کھو جائیں، قبر و آخرت کو بُھول جائیں، وہ بھی خُود کو بھولنے والے ہیں، روزِ قیامت انہیں بھی نظرِ رحمت سے مَحْرُوم کر دیا جائے گا۔

کھیل کتنوں کا بگاڑا موت نے

روایات میں ہے: ایک مرتبہ حضرت عزرائیل علیہ السّلام (ʿAzrāʾīl) کہیں بیٹھے تھے، بیٹھے بیٹھے مسکرانے لگے، پِھر تھوڑی ہی دیر بعد رونا شروع ہو گئے۔ رَبِّ کریم جو سب چھپی باتیں جانتا ہے، اللہ پاک نے فرمایا: اے مَلَکُ الموت...!! تم مسکرائے کیوں؟ پھر روئے کیوں؟ عرض کیا: یا اللہ پاک! ایک مرتبہ تُو نے مجھے حکم دیا، میں ایک خاتون کی رُوح قبض

کرنے پہنچا، میں نے دیکھا کہ وہ دُور ریگستان میں تھی، اُس کے ساتھ اُس کا دُودھ پیتا بچہ (*suckling infant*) بھی تھا، اُس کے عِلاوہ دُور دُور تک کوئی موجُود نہیں تھا۔ اُس خاتُون کی رُوح قبض کرتے وقت مجھے بچے پر بہت رحم آیا اور میں رَو دیا تھا، بہر حال! حکم تھا، رُوح تو قبض کرنی ہی تھی، چنانچہ میں اُس بچے کو وہیں چھوڑ کر ماں کی رُوح قبض کرلایا۔ **آج اچانک اُسی بچے کے مُتَعَلِّق سوچ کر مجھے رونا آگیا۔**

عرض کیا: اے مالِکِ کریم! یہ تھی میرے رونے کی وجہ۔ مسکرایا اِس لیے تھا کہ ایک مرتبہ میں ایک شخص کی رُوح قبض کرنے پہنچا، وہ بہت بُوڑھا تھا، کمر جھکی ہوئی تھی، لاٹھی کے سہارے چلتا تھا، جب میں رُوح قبض کرنے پہنچا، تب وہ ایک موچی (*Cobbler*) کے پاس تھا، اُس کا جوتا ٹوٹ گیا تھا، وہ موچی سے کہہ رہا تھا: میرے جُوتے کا ایسا مَضْبُوط تَلْوا (*Sole*) لگاؤ! کم از کم سال تو گزار ہی جائے۔

اُسے دیکھ کر میں مُسکرا پڑا کہ دیکھو! کتنا بُوڑھا ہوچکا ہے، میں ابھی اِس کی رُوح قبض کرنے والا ہوں اور یہ سال بھر زِندہ رہنے کی اُمّید لگائے بیٹھا ہے۔ آج اُسی بُوڑھے (*Old Man*) کے مُتَعَلِّق سوچ کر میں پھر سے مسکرا پڑا۔

اللہ پاک نے فرمایا: اے مَلَکُ الموت...!! اِنَّ الَّذِیۡ اَبۡکَاكَ هُوَ الَّذِی اَضۡحَكَكَ بیشک جس نے تجھے رُلایا، وہی ہے جس نے تجھے ہنسایا ہے۔ یعنی اے مَلَکُ الموت! وہ بچہ جس پر رحم کھا کر تمہیں رونا آیا تھا، یہ وہی تھا جو بڑا ہوا، لمبی عمر پائی، بُڑھاپے کو پہنچا، یہی وہ بُوڑھا تھا جس کی لمبی اُمّید کو دیکھ کر تم مسکرا دیئے تھے۔ (1)

پہلوانوں کو پچھاڑا موت نے | کھیل کتنوں کا بِگاڑا موت نے

1 ...عجائب بنی اسرائیل، صفحہ:16۔

ہاتھی جیسے بھی نہ چھوڑے موت نے	کیسے کیسے گھر اُجاڑے موت نے
قبر میں میّت اُترنی ہے ضرور	جیسی کرنی، ویسی بھرنی ہے ضرور

پیارے اسلامی بھائیو! کم و بیش ہمارا حال بھی ایسا ہی ہے ❁ ہم نہیں جانتے کہ موت کب آنی ہے؟ ❁ مَعلُوم نہیں کہ اگلی سانس بھی لے پائیں گے یا نہیں؟ ❁ کل کا سُورج دیکھنا بھی نصیب ہو گا یا نہیں ہو گا؟ ہم نہیں جانتے مگر ہماری خواہشوں، تمنّاؤں اور لمبی اُمّیدوں کو دیکھیں تو آیندہ کئی کئی سال کی منصوبہ بندی (**Planning**) کر کے بیٹھے ہوتے ہیں ❁ بڑھاپا اچھّا گزارنے کے لیے مال ابھی سے جمع کر رہے ہوتے ہیں ❁ بینک بیلنس (**Bank balance**) بڑھایا جا رہا ہوتا ہے ❁ آیندہ سالوں کے لیے چیزیں ذخیرہ (**Store**) کر رہے ہوتے ہیں ❁ کوئی چھوٹی سی چیز بھی بازار سے خریدنی ہو تو پُوچھتے ہیں: کیا اِس کی وارنٹی ہے؟ جی ہاں! اِن چیزوں کی تو وارنٹی ہے مگر افسوس! ہماری کوئی وارنٹی نہیں ہے۔ آج جو ہم مَضْبُوط، پائیدار، کئی سال تک چلنے والی چیز خرید رہے ہیں، عین ممکن ہے کہ یہ یہیں کی یہیں رہ جائے اور ہم موت کے گھاٹ اُتر جائیں۔

انسان، موت اور اُمّید کی مثال

صحابیِٔ رسول حضرت عبد اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک دِن اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے چوکور ڈبہ (**Square Box**) بنایا، اِس کے اندر ایک لکیر لگائی، پھر اِس لکیر کے دونوں طرف چھوٹی چھوٹی لکیریں لگائیں، پھر اِس ڈبے سے باہَر ایک لکیر کھینچی، پھر فرمایا: یہ (یعنی ڈبے کے اندر کی ایک لکیر) انسان ہے اور یہ (یعنی اس کے گرد چوکور ڈبہ) یہ موت ہے، جس نے انسان کو گھیر رکھا ہے، یہ چھوٹی

چھوٹی لکیریں، مختلف آفات ہیں جو انسان کو چمٹی ہوئی ہیں، انسان ایک سے بچ جاتا ہے تو دوسری اُسے ڈَس (Sting) لیتی ہے اور وہ (یعنی ڈبے سے باہَر والی لکیر) انسان کی اُمّید ہے۔[1]

آتے ہوئے اذاں ہوئی، جاتے ہوئے نماز | اتنے قلیل وقت میں آئے اور چل دیئے

موت کی یاد کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی موت کو یاد رکھنا چاہیے ❁ حدیث شریف میں ہے: جسے موت کی یاد خوف زدہ (Frighten) کرتی ہے قبر اِس کے لیے جنت کا باغ بن جائے گی[2] ❁ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کیا کسی کو شُہَدا کے ساتھ بھی اٹھایا جائے گا؟ فرمایا: ہاں، اس کو جو دن رات میں 20 مرتبہ موت کو یاد کرتا ہو[3] ❁ حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ نبی پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: موت کو کثرت سے یاد کیا کرو کیونکہ وہ گناہوں کو زائل (Eliminate) کرتی اور دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے[4]

(4): خُود کو بُھولنا؛ یعنی اپنی اَوْقات بُھول جانا

پیارے اسلامی بھائیو! **خُود کو بُھول جانے** کی ایک اور صُورت بھی ہے اور وہ ہے اپنی اَوْقات بُھول جانا۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗؕ | تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور ہمارے لیے مثال دیتا

---

1 ...بخاری، کتاب، الرقاق، باب فی الامل وطولہ، صفحہ: 1581، حدیث: 6417 خلاصۃً۔
2 ...کنزالعمال، کتاب: الموت، قسم الاقوال، جز: 15، جلد: 8، صفحہ: 232، حدیث: 42097۔
3 ...التذکرہ للقرطبی، باب ذکر الموت والاستعداد لہ، صفحہ: 7۔
4 ...التذکرہ للقرطبی، باب ذکر الموت والاستعداد لہ، صفحہ: 7۔

ہے اور اپنی پیدائش کو بھول گیا۔ | (پارہ:23، سورۂ یٰسین:78)

اُبَیّ بن خَلَف جو مکّے کا بڑا غیر مسلم تھا، ایک دِن پُرانی بَوسِیدہ سِی ہڈّی لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، یہ اپنے ہاتھ سے ہڈّی کو توڑتا جاتا تھا اور کہہ رہا تھا: اے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ یہ کہتے ہیں کہ اس ہڈّی میں دوبارہ جان ڈال دِی جائے گی۔ اس پر اللہ پاک نے یہ آیتِ کریمہ نازِل کی، فرمایا: اُبَیّ بن خَلَف کتنا بدنصیب ہے، ہمیں تو مثالیں دے رہا ہے مگر اپنی تخلیق کو بُھول گیا، کیا یہ نہیں جانتا کہ اسے بھی ہم نے ایک قطرے سے انسان بنایا ہے، جو مالِک کریم ایک قطرے سے گوشت اور ہڈیاں بنا سکتا ہے، وہ بُھری ہوئی ہڈیوں میں دوبارہ جان بھی ڈال سکتا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! پتا چلا؛ اپنی تخلیق کو بُھول جانا، میری ابتدا کیا ہے؟ میری انتہا کیا ہے؟ میری حیثیت کیا ہے؟ یہ بُھول جانا بھی انسان کو غلط راہوں کا مُسَافِر بنا دیتا ہے۔

کیا تُو مجھے عاجِز بتائے گا؟

حدیثِ پاک میں ہے، ایک دِن رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے کچھ پانی اپنی ہتھیلی پر لیا، اس میں انگلی لگائی، کچھ تَرِی ہاتھوں پر آگئی تو فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: اے اولادِ آدم!

أَتُعْجِزُنِي، وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ مِثْلِ هَذِهِ؟

کیا تم مجھے عاجز بتاؤ گے؟ جبکہ میں نے تمہیں اس جیسے پانی سے بنایا ہے۔[2]

1 ... تفسیر خازن، پارہ:23، سورۂ یٰسین، زیرِ آیت:78، جلد:4، صفحہ:13 مفصلاً۔

2 ... مساوی الاخلاق للخرائطی، بَابُ مَا جَاءَ فِي ذَمِّ الْعُجْبِ...الخ، صفحہ:234، حدیث:574 بتغیر قلیل۔

فرعون جب خُود کو بُھول گیا

آپ فرعون کو دیکھیے نا: بندہ تھا، مٹّی کا بناہوا بندہ...!! جسے اللہ پاک نے ایک قطرے سے انسان بنایا تھا، وہ بندہ، جب یہ اپنی اَوْقات بُھول گیا، اپنی خِلقت کو بُھول گیا تو بولا:

اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی ﴿۲۴﴾
(پارہ:30، سورۂ نّٰزعٰت:24)

تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: میں تمہارا سب سے اعلیٰ ربّ ہوں۔

اس بکواس کا نتیجہ کیا نکلا:

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾
(پارہ:30، سورۂ نّٰزعٰت:25)

تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا۔

پتا چلا؛ ہمیں کبھی بھی اپنی اَوْقات نہیں بھولنی چاہیے، ہم لوگ تکبّر میں پڑ جاتے ہیں، خُود پسندی میں پڑ جاتے ہیں، خُود کو بڑا کچھ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ جب آدمی تکبّر میں پڑ جائے تو سمجھ لیجیے کہ **وہ بندہ خُود کو بُھول گیا اور عذاب کی طرف چل پڑا ہے۔**

جنّت میں نہ جائے گا

پیارے آقا صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ مِنْ كِبْرٍ

ترجمہ: یعنی جس کے دِل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبّر ہوا، وہ جنّت میں داخِل نہیں ہوسکے گا۔[1]

اللہ پاک ہمیں مَحْفُوظ فرمائے۔ ہمیں خُود کو یاد رکھنا چاہیے۔ اپنے آپ کو، اپنی اوقات کو یاد رکھنا چاہیے۔

1... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ ابن مسعود، جلد:2، صفحہ:568، حدیث:3990۔

(5): خُود کو بُھولنا؛ یعنی اپنی اہمیت بُھول جانا

اب یہاں میں **خُود کو بُھولنے** کی ایک اور صُورت بھی عرض کرنا چاہوں گا: اپنی اہمیت بُھول جانا، یہ بھی خُود کو بُھول جانے میں شُمار ہوتا ہے۔ مثال کے طَور پر ایک شخص بہترین سونا کوڑیوں کے دام بیچ ڈالے، اسے ہم کیا کہیں گے؟ یہیں کہیں گے نا کہ بھائی! تجھے سونے کی اہمیت مَعْلُوم ہی نہیں ہے۔ ایسے ہی جو بندہ خُود کی اہمیت نہیں جانتا، وہ بھی تَو خُود کو بھولا بیٹھا ہے۔

انسان کی اَصْل قیمت

آپ دیکھیے! ایک انسان جبکہ وہ انسان ہے، اس کی قیمت کیا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَؕ (پارہ:11، سورۂ توبہ:111)	**ترجَمۂ کنزُالعِرفان:** بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس بدلے میں خرید لیے کہ ان کے لیے جنت ہے۔

اللہُ اکبر! ہمارے خالق، ہمارے مالِک نے ہماری قیمت جنّت لگائی ہے، سوچئے ہم کتنے قیمتی ہیں، **حدیثِ پاک میں اِرْشاد ہوا:** جنّت میں کوڑا (چابُک) رکھنے کی جگہ اس دُنیا اور جو کچھ دُنیا میں ہے، اس سے بہتر ہے۔[1] آپ اندازہ کیجیے! وہ جنّت جہاں کی 2 فِٹ کی جگہ اس تقریباً 51 کروڑ مربع کلومیٹر کی زمین اور ہزاروں نُوری سالوں پر پھیلی ہوئی اس کائنات سے اعلیٰ اور قیمتی ہے، ہماری جان کی قیمت اُس جنّت کی 2 فِٹ کی جگہ نہیں بلکہ وہاں کے محلّات کے ساتھ لگائی گئی ہے۔ سوچئے! ہم کتنے قیمتی ہیں۔

---

1 ...بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب فضل رباط یوم...الخ، صفحہ:747، حدیث:2892۔

ہم اور وقت کی بے قدری

ہم اپنی اس اہمیت کو بُھول کیسے جاتے ہیں، میں ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں: آج کل رِیلز(Reels) آتی ہیں، سوشل میڈیا پر وِیڈیوز آتی ہیں، لوگ دیکھتے بھی ہیں، ایک ویڈیو تقریباً 30 سیکنڈ کی ہوتی ہے۔ اور لوگ دِن میں سینکڑوں ویڈیوز دیکھ جاتے ہیں۔

میں ایک اندازہ آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ سب سے چھوٹا درودِ پاک ہے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد۔ 30 سیکنڈ میں ہم یہ والا درودِ پاک زیادہ نہ بھی سہی کم از کم 10 مرتبہ تو پڑھ ہی سکتے ہیں، اب آپ سوچئے! 30 سیکنڈ کی ویڈیو دیکھی، ہمیں کیا مِلا؟ کچھ بھی نہیں مِلا بلکہ ڈیٹا صَرف ہوا، وقت صَرف ہوا، اس میں اگر میوزک(Music) تھا، بے پردگی تھی تو مَعَاذَ اللہ! گنہگار ہوئے۔ اسی 30 سیکنڈ میں اگر ہم 10 مرتبہ درودِ پاک پڑھ لیتے تو روایات کے مُطَابِق رحمت کے 7 سو دروازے کھل جاتے،(1) 100 گُناہ معاف ہوتے، جنّت میں 100 درجات بلند ہو جاتے۔(2)

اللہُ اکبر! آپ اندازہ لگائیے کہ ہم اپنے آپ کو کتنی کم قیمت میں فروخت کرتے چلے جا رہے ہیں، ہماری قیمت جنّت لگائی گئی اور ہم رِیلز(Reels) کے بدلے خُود کو ضائع کر رہے ہیں۔

تُو بہ قِیمَت وَرَائے دو جَہانِے | چِہ کُنَمْ قِیمَتِ خُوْدْ نَمِی دَانے

مفہوم: تیری قیمت دو جہان سے زیادہ ہے، مگر کیا کروں تم خُود اپنی ہی قیمت نہیں جانتے۔

---

1 ...کشف الغمہ، جلد:1، صفحہ:327 ماخوذاً۔
2 ...نسائی، کتاب السھو، باب الفضل فی الصلاۃ...الخ، صفحہ:222، حدیث:1294 ماخوذاً۔

خُود کو بُھول جانے کا سبب

پیارے اسلامی بھائیو! یہ چند صُورتیں میں نے آپ کے سامنے رکھی ہیں، یہ خُود کو بھول جانے کی صُورتیں ہیں؛ ❁ غفلت میں پڑ جانا ❁ دُنیا کے پیچھے بھاگ پڑنا ❁ آخرت کو بھول جانا ❁ دوسروں کو نصیحت کرنا ❁ اپنی اِصْلاح کی طرف نہ بڑھنا ❁ موت کو بُھول جانا ❁ اپنی اَوْقات بُھول جانا ❁ اپنی اہمیت بُھول جانا، یہ سب خُود کو بُھول جانے کے زُمْرے میں آتا ہے اور یہ سب کچھ نتیجہ کِس کا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا:

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ (پارہ:28، سورۂ حشر:19)	تَرْجَمۂ کنزُالعِرفان: اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے اللہ کو بُھلا دیا۔

اس کنکشن (*Connection*) پر غور فرمایئے! ❁ انسان اللہ پاک کو بُھولا، ذِکرِ اِلٰہی کو بُھولا تو خُود کو بُھول گیا ❁ خُود کو بُھولا تو اپنی اہمیت بھی بُھول گیا ❁ اپنی او قات بھی بُھول گیا ❁ اپنی قدر و قیمت بھی بھول گیا اور ❁ عذاب کی طرف بڑھنا شروع ہو گیا۔ اَصْل کیا ہے: اللہ پاک کو بھول جانا۔ ڈاکٹر اقبال کہتا ہے:

خُودِی کا سِرِّ نِہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ [1]

یعنی انسان کی اَصْل صلاحیتوں، اس کی اس اَصْل قدر و قیمت کا چھپا ہوا راز لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے اندر ہے۔

لِہٰذا اَللہ پاک کی یاد کی عادت بنایئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! زندگی سنورے گی، اپنا آپ بھی یاد رہے گا اور ہم درست راہوں کے مُسافِر بھی بنے رہیں گے۔ اللہ پاک ہمیں

1 ...کلیاتِ اقبال، ضرب کلیم، صفحہ:527۔

عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تفسیر صراطُ الجنان موبائل اپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! اَلحَمدُ لِلّٰہ! دَعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل اپلی کیشن لانچ کی ہے، جس کا نام ہے: ***Sirat ul Jinan Quran & Tafsir*** **(صراط الجنان القرآن الکریم مع تفسیر)**۔ اس اپلی کیشن میں ❁ مکمل قرآن کریم ❁ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا لکھا ہوا ترجمۂ کنز الایمان اور آسان ترجمۂ قرآن، کنز العرفان پڑھ سکتے ہیں ❁ آسان اور جدید انداز میں لکھی گئی، **تفسیر صراط الجنان** شامل ہے۔ قرآنِ کریم ترجمہ و تفسیر کے ساتھ آسانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں اور ❁ قرآنی آیات، ترجمہ اور تفسیر کو اپنے دوستوں کے ساتھ شیئر بھی کر سکتے ہیں۔ اس اپلی کیشن کو اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجیے، عِلمِ دین سیکھیے اور دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: مسجد کا سامان ذاتی ضرورت کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

وضاحت: ہمارے ہاں لوگ مسجد کے فرشی پنکھے، چٹائیاں، پانی والا پائپ، مسجد کی سیڑھی وغیرہ بعض دفعہ ذاتی کاموں کے لیے استعمال کرتے، کبھی گھر لے جاتے ہیں،

پھر بعد میں واپس بھی دے جاتے ہیں اور جو مسجد کی چیز استعمال کی، اس کے بدلے مسجد میں پیسے ڈال دیتے ہیں، یہ غلط انداز ہے، ایسا کرنے والے گنہگار ہیں۔ یاد رکھیے! مسجد کی چیزیں جو مسجد ہی کے لیے ہیں، انہیں اپنے گھر وغیرہ میں استعمال کے لیے لے جانا شرعاً جائز نہیں بلکہ حرام وگُناہ ہے۔ ایسا کرنے والے گنہگار ہوتے ہیں، ان پر لازِم ہے کہ اس کام سے توبہ کریں اور آیندہ ایسا ہرگز نہ کریں۔[1] **بہارِ شریعت** میں ہے: مسجد کی کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بے موقع اور بے محل استعمال کرنا ناجائِز ہے۔[2] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غم سے نجات کا وظیفہ

یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیثُ

جب بھی دِل غمگین ہو تو یہ کلمات **یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیثُ** پڑھ لیا کیجیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! راحت نصیب ہو گی۔ **نوٹ:** غم کے وقت یہ دُعا پڑھنا سُنّتِ مصطفٰے ہے۔[3] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ...فتاویٰ اہلسنت غیر مطبوعہ، فتاویٰ نمبر: lar:8310

2 ...بہارِ شریعت، جلد: 2، صفحہ: 561-562، حصہ: 10۔

3 ...ترمذی، کتاب الدعوات، صفحہ: 807، حدیث: 3524۔